السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

میرا ایک حقیقی چچا ہے جس کی اولاد نہیں ،اس کی سات بہنیں ہیں جو ہماری پھوپھیاں ہیں۔ ہمارے چچا ہمارے ساتھ ہی رہتے ہیں اور ہم اس کی ہر طرح سے خدمت کرتے ہیں چچا نے تمام رقبہ جو اس کے نام تھا میرے نام لگوادیا ہے جس کے لئے ہم تقریباً چالیس ہزار روپیہ خرچ کرچکے ہیں۔ ہماری پھوپھیوں نے بھی اپنے بھائی سے ملنے والا حصہ زبانی طور پر مجھے دے دیا ہے، اس کی شرعی حقیقت واضح کریں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة الله وبرکاته

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

کسی کے فوت ہونے کے وقت جو رشتہ دار زندہ ہوں انہیں مرحوم کی جائیداد سے حصہ دیا جاتا ہے۔ بشرطیکہ وراثت کے اسباب بھی موجود ہوں اور وہاں کوئی مانع، یعنی رکاوٹ نہ ہو۔ صورت مسئولہ میں کسی کو علم نہیں ہے کہ کس نے پہلے موت کا لقمہ بننا ہے، اس لئے موجودہ صورت حال کے پیش نظر بطور وراثت جائیداد تقسیم کرنا صحیح نہیں ہے۔ اگر چچا پہلے فوت ہو جائے تو اس کے حقیقی ورثا سات بہنیں اور سائل، یعنی حقیقی بھتیجا ہے۔ اگر پھوپھیوں نے برضا و رغبت کسی قسم کے دباؤ کے بغیر اپنا حصہ سائل کو دیدیا ہے جو چچا کے فوت ہونے کی صورت میں انہیں ملنا تھا تو اس میں شرعاً کوئی قباحت نہیں ہے۔ لیکن معاشرتی طور پر ہم اسے بہتر نہیں سمجھتے کیونکہ پھوپھیوں کی اولاد بھی ہوگی۔ ان کا پیٹ کاٹنا کسی صورت میں صحیح نہیں ہے، اس لئے جب انہیں حقیقتاً حصہ مل جائے تو پھر انہیں تصرف کرنے کا پورا پورا اختیار ہے۔ [واللہ اعلم]

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:290